بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ان الانسان لفی خسر

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

العصر

پشاور پاکستان

ماہنامہ

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمن

[illegible]

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ ۞ پشاور

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ کا جامعہ کے بارے میں تأثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ، والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی
بعدہ، وعلی من تبع ھداہ وھدیہ. وبعد

جامعہ عثمانیہ لوکھیہ روڈ میں مفتی محمد انور شاہ صاحب وقاری محمد ضیاء الرحمن صاحب ومولانا امداد اللہ صاحب حاضری ہوئی، مغرب کا بعد بعض طلبہ مطالعہ وتکرار میں مصروف تھے اس علاقہ میں اس طرح کا منظم ادارہ کارکردگی کو دیکھ کر خوشی ہوئی چھوٹی سی جگہ میں الحمد للہ اچھا کام ہو رہا ہے، حفظ وناظرہ کے علاوہ درس نظامی کے درجہ ثالثہ تک تعلیم ہو رہی ہے اللہ جل شانہ ان کی جہود کو بار آور فرمائے برکت دے اور مزید ترقی عطا فرمائے، اہل خیر کو اس جیسے مدارس کی تعمیر وترقی میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، وھو اللہ الموفق، وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین.

کتبہ

محمد ...

جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۲/۳/۱۴۱۶ھ

۱۹/۸/۱۹۹۵ء

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان ماہنامہ

ستمبر ۱۹۹۵ء ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ

جلد ۱ شمارہ نمبر ۹

العصر پشاور پاکستان

مجلس ادارت

• سرپرست: شیخ الحدیث مولانا سید شیر علی شاہ پی ایچ ڈی مدینہ منورہ

• مدیر مسئول: مفتی غلام الرحمٰن

مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

مفتی فضلِ خالق

فہرست مضامین

۱۔ احیائے اسلام کے سرفروشوں کی بے کسی ۔ مدیر مسئول ۲

۲۔ طالبان کی شکل میں احیائے اسلام کی عظیم کوشش ۔ مفتی غلام الرحمٰن ۵

۳۔ اسلام کی فتح ۔ تنویر قیصر شاهد ۱۰

۴۔ ابوحیان النحوی اور اسکی علمی و ادبی خدمات ۔ مفتی عبدالولی ۱۶

۵۔ ربیع الثانی کے تقاضے ۔ مولانا ذاکر حسن نعمانی ۲۱

۶۔ طلاق معلق اور ایام نابالغی میں نکاح کی شرعی حیثیت ۔ مفتی غلام الرحمٰن ۲۵

۷۔ بنی آدم کے نام چاند کا پیغام ۔ مولانا امیر حیات ۳۲

۸۔ مولانا عبدالبر و مولانا محمد اسلم کی جدائی ۔ مولانا فدا محمد فاروقی ۳۵

۹۔ جامعہ عثمانیہ میں یوم سرپرستان کی تقریب ۔ مولانا حسین احمد ۳۶

۱۰۔ اخبار الجامعہ مولانا حسین احمد ۳۹

بدل اشتراک
۶ روپے
بیرون ملک: ۵۰ ″
: ۱۰ ڈالر

رابطہ
۰۵۲۱-۲۷۲۵۷۱:
۰۵۲۲۹-۷۶۱ :

العصر پوسٹ بکس نمبر ۳۰۹
عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

العصر اکاؤنٹ نمبر ۷۸۸
نیشنل بینک
صدر روڈ پشاور صدر

مفتی غلام الرحمٰن
پرنٹر پبلشر پشاور
دفتر جامعہ عثمانیہ نزد
زرتیبہ روڈ پشاور صدر

Scanned with CamScanner

مسئلہ عصر / مدیر مسئول

احیاء اسلام کے سرفروشوں کی بے کسی

نیو ورلڈ آڈر (جو در حقیقت اسلام دشمنی کا جامع عنوان ہے) کی اصطلاح کی تخلیق کے بعد دشمنان اسلام کی تمام تر توجہات اسلامی تحریکوں پر لگی ہوئی ہیں دنیا کے کسی کونے سے اسلامی قوتوں کو سر اٹھانے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ جہاں کہیں سے اسلام کی آواز کا احساس ہوتا ہے تو مختلف حیلوں اور بہانوں سے کام لیکر اس کو دبانے کی کوشش شروع کردیتے ہیں۔

امریکہ یا دیگر اسلام دشمن ممالک پر کوئی تعجب نہیں وہ تواپنے مشن کی تکمیل کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے اور نہ مسلمانوں کے خلاف کوئی موقعہ ضائع کریں گے لیکن امریکی مفادات کے تحفظ کرنے والے بعض اسلامی ممالک مثلاً" مصر وغیرہ کا کردار قابل افسوس ہے خود ہمارا ملک جس کو ہم عطیہ خداوندی سمجھتے ہیں جس کی بناء اسلام کے مقدس نام پر ہوئی۔ اور جس کے بارے میں ہم اسلام کے محفوظ قلعہ ہونے کی خوش فہمی میں مبتلا ہیں یہ بھی اسلامی تحریکوں سے نمٹنے اور ان کو دبانے میں مصر سے کم نہیں۔ بدقسمتی سے حزب اختلاف کا طبقہ امریکہ کی مخالفت اپنے سٹیج کا کامیاب نعرہ سمجھتا ہے لیکن اقتدار میں آکرامریکی مفادات کا تحفظ اپنی بقاء متصور کرتا ہے اس لئے ہر دونوں طبقے اسلامی تحریکوں کے احیاء کے حق میں نہیں۔ ملک پر اقتدار کے وراثت کے دعویدار دونوں جماعتوں نے خاص منصوبہ سے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے نعرہ بلند کرنے والی جماعتوں کو سیاسی میدان سے آوٹ کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ چنانچہ اسمبلیوں کے ذریعہ اسلامی نظام کے نفاذ کی توقعات ناممکنات میں بدل گئیں۔ سیاسی میدان میں اسلامی قوتوں کی پسپائی کے نتیجہ میں احیاء اسلام کی یہ تحریکیں از سرنو بیدار ہونے لگیں۔ چنانچہ ملاکنڈ ہزارہ ڈویژن اور قبائلی علاقہ جات سے فاٹا ریگولیشن کے خاتمہ پر اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ اسکا رد عمل ہے گویا دیندار لوگ جب پورے ملک میں موانع اور رکاوٹوں کو دیکھ کر اسلامی نظام کے نفاذ سے مایوس ہوئے توانہوں نے تو

علاقائی سطح پر آواز بلند کرنا اپنا فرض منصبی سمجھا۔ دیر میں کئی مہینوں سے جاری تحریک میں عوام کا جوش وخروش اور جان کی قربانی پیش کرنا اس کی بڑی دلیل ہے۔ لیکن اسلام کے نام لیواؤں نے ان بے سروسامان مسلمانوں کی جو حوصلہ افزائی کی یا حکومت نے اس تحریک کو دبانے کی جو کوشش کی وہ کسی سے مخفی نہیں گذشتہ دو شماروں میں ہم اس پر کچھ لکھ چکے ہیں۔ باڑہ اپریشن کا تازہ ترین اقدام اس سلسلہ کی کڑی معلوم ہوتی ہے قبائل پر حکومت کو ہاتھ ڈالنے کے لئے کئی بہانے ممکن تھے بین الاقوامی سمگلروں اور منشیات کے کاروباریوں سے نمٹنے کا بہانہ بنا کر حکومت سب کچھ کر سکتی تھی جس سے امریکہ بھی خوش ہوتا۔ سنگین جرائم میں ملوث افراد تک رسائی کا بہانہ بنا کر قبائل پر حملہ کیا جاسکتا تھا بلکہ آج کل ملک میں ایک اہم ترین شخص کے اغواء برائے تاوان کی کوشش حملہ کے لئے سنہری موقعہ تھا لیکن ان تمام بہانوں کو چھوڑ کر تنظیم اتحاد العلماء کے صدر مولانا عبدالہادی اور ان کے رفقاء کو گرفتار کر کے قبائیلیوں کو اشتعال دلانا قابل غور معمہ ہے پھر اخباری اطلاعات کے مطابق کمزور سے کمزور کیس کا سہارا لیکر اتنا بڑا اقدام اٹھانا کسی پس منظر کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ نتیجہ کسی سے مخفی نہیں کہ باڑا اپریشن کا پس منظر بھی احیاء اسلام کی تحریک دبانے کی مسلسل کوشش ہے گویا قبائیلیوں کو بالواسطہ طور پر یہ بتایا جارہا ہے کہ تمہارے سب جرائم قابل برداشت ہیں لیکن اسلام کے لئے آواز بلند کرنا یا علماء کو معاشرہ میں یہ مقام دلانا قطعاً گوارا نہیں ورنہ تنظیم اتحاد العلماء ان قبائلی علاقوں میں جہاں پر قانون کا نام نہیں وہاں معاشرہ کی اصلاح اور جان ومال کے تحفظ کی قابل تحسین کوشش تھی۔ یہ ایک رضاکارانہ تنظیم ہے۔ جیسا کہ شہروں میں اصلاحی کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ قبائلی علاقہ ہونے کی وجہ سے اس کی فعالیت اور کارکردگی کو دیکھ کر دنیا حیران تھی اس کو جملہ آفریدی اقوام کی حمایت حاصل تھی۔ اور ہر قوم کے سینکڑوں نوجوان بغیر تنخواہ کے سپاہی تھے تنظیم اتحاد العلماء کی سرگرمیوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انتظامیہ کے کئی امور ان سے وابستہ تھے خود یہ انتظامیہ کی معاون تھی ان کی رسائی وہاں ہوتی جہاں پر انتظامیہ عاجز رہتی۔ ان سب کچھ کے باوجود محض اسلامی تحریک ہونے کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

حکومت نے ان کو ہٹانے کی کوشش کی مگر آج تک حکومت تنظیم کا کوئی [illegible] قائم کرنے سے قاصر ہے جو تنظیم کے لئے سب [illegible] اور ان کے چند ساتھیوں کو رہا کیا جائے اور تنظیم کو اپنی [illegible] جاری رکھنے کے [illegible] دیگر فوج اور پنجاب کے [illegible] کو اس حال میں نہ چھوڑا جائے اگر آج [illegible] حکومت سے [illegible]

طالبان کی شکل میں احیاءِ اسلام کی عظیم کوشش

تجزیہ و تبصرہ
مفتی غلام الرحمٰن

صوبہ سرحد کے مدارس عربیہ کے بعض اساتذہ اور مشائخ نے شیخ التفسیر مولانا عبدالحلیم صاحب دیروی کی قیادت میں گذشتہ ماہ افغانستان کے بعض ان علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں "طالبان" کی حکومت ہے۔ مدیر "العصر" کے بعض مشاہدات اور تاثرات نذر قارئین ہیں۔ (ادارہ)

ب کے بعد افغانستان کسی ایسی مرکزی مضبوط قوت اور قیادت سے محروم ہے۔ جو ے ملک کو کنٹرول کر سکے۔ اسلحہ کی نوک پر جہاں کہیں کسی کو اتنی قوت حاصل کہ وہ کسی دوسرے کا گلہ دبا سکے۔ تو "قومندان" کے نام سے وہ علاقہ کا حکمران خوف کی وجہ سے کمزور لوگ اس کے سامنے آواز نہیں اٹھا سکتے۔ مصنوعی اقتدار ام بخشنے کے لئے وہ ولایت کے گورنر کی حمایت کو مضبوط سہارا سمجھتا ہے۔ یوں ر کو بھی خیراتی سپاہی ہونے کی وجہ سے اس کی ہر ادا انصاف نظر آتی ہے۔ کسی از پر س مخالف و مقابل قوت پیدا کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لئے ران اقتدار کے نشہ میں مست ہوکر انصاف کا ورق اپنی کتاب سے غائب کر دیتا پھر بھی افغانستان داخلی طور پر چند قوتوں میں تقسیم ہے۔

قوت حکومت کی ہے۔ جس پر استاد ربانی قابض ہیں۔ اس کی پشت پر مشہور جنگجو وریلا کمانڈر احمد شاہ مسعود ہے۔ یہی اس کی حکومت کا طاقتور سہارا ہے۔ اس کی ط حیثیت کو دیکھتے ہوئے بعض تجزیہ نگار اصل حکمران احمد شاہ مسعود کو سمجھتے کیونکہ استاد ربانی اس کے خلاف فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ چاریکار' بدخشان' میں مجموعی طور پر جبکہ ... میں جزوی طور پر اس کو اقتدار حاصل

رقبہ کے لحاظ سے اگرچہ افغانستان جیسے وسیع ملک میں اس کو مختصر علاقہ میں ہے۔ لیکن "دارالخلافہ" کابل پر قدرت حاصل ہونے کی وجہ سے یہ کنٹرول حاصل ہے۔ قوت پورے افغانستان پر اقتدار اعلیٰ حاصل ہونے کی خوش فہمی میں مبتلا ہے۔ بین الاقوامی میدان میں اسکا غلبہ ہے۔ اور یہی نمائندہ حکومت کے نام سے متعارف ہے۔ بعض دوسرے صوبوں کے والیاں خود مختار حاکم کے زعم میں مبتلا ہونے کے باوجود اس حکومت سے تعلق کو اپنی بقاء سمجھتے ہیں۔ لیکن عوام کے ہاں کوئی مقام نہ ہونے کی وجہ سے اس طاقت کو عموماً" غیر ملکی طاقتوں کا سہارا لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان غیر ملکی روابط کو اس کے ہاں بہت اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اپنے چودہ سالہ منعم پاکستان سے وفاداری کو پس پشت ڈالکر بھارت جیسے اسلام دشمن ملک سے اس نے دوستی کے رشتے جوڑ دیئے۔ روس کی عیاں دشمنی سے چشم پوشی کرکے اس کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ بعض اطلاعات کے مطابق روس اور بھارت افغانستان کی حکومت کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

دوسری قوت کیمونسٹ دور کی یادگار عبدالرشید دوستم کو حاصل ہے۔ یہ روس کا روحانی فرزند ہے۔ یہ مجاہدین کے خلاف کیمونسٹ افکار کو دوام بخشنے والا واحد سہارا تھا۔ ملیشیا کی مضبوط قوت اس کے ہاتھ میں ہے۔ بغیر کسی منشور یا پروگرام کے محض ملیشیا کی وجہ سے افغانستان کی قسمت سے یہ کھیل رہا ہے۔ حکمران جماعت اس کا خیال رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ بعض حکمرانوں کی طرف سے اس کو "مجاہد اسلام" کا لقب ملا ہے۔ جو شاید "تسمیہ الشئی باسم ضدہ" کے مترادف ہے کیونکہ آج بھی اس کے ہاتھ مظلوم مسلمانوں کے خوف سے رنگین ہیں۔ اپنے مفادات کا تحفظ اس کی دوستی کا معیار ہے۔ افغانستان کے شمال میں بلخ، بغلان، سمنگان، جوز جان، فاریاب میں مکمل اور قندوس میں جزوی طور پر اسکا طوطی بولتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وسط ایشیا کے ممالک اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ انجینئر گلبدین حکمت یار کا نام افغانستان کے سیاسی میدان کا مستقل حصہ ہے۔ چودہ سالہ جہاد کے وقت پاکستان میں جماعت اسلامی کی خصوصی رفاقت سے اسکا خوب چرچا رہا۔ اخبارات، رسائل اور میڈیا پر غالب ہونے کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

ان نے بڑے منافع حاصل کیئے روس کے ختم ہونے کے بعد پورے افغانستان پر بلا شرکت غیر اقتدار کا خواب دیکھ رہا تھا۔ اس لئے ہر صاحب اقتدار کے خلاف آواز اٹھانا اور لڑنا اس کے نزدیک جہاد روس سے کم نہ تھا۔ "جہار سیاب" میں مرکز قائم کرکے اس کی پوری توجہ افغانستان کی تخریب پر مرکوز رہی۔ جو اس کے گمان میں تعمیر کا پیش خیمہ ہے "طالبان" سے مقابلہ میں پسپائی کی وجہ سے آج کل سیاسی میدان سے غائب ہے لیکن جہان دیدہ سیاسی کھلاڑی ہونے کی وجہ سے اسکی خاموشی معنی خیز ہے۔ اقتدار کے حصول کے لئے اسلامی نظام کے نفاذ کا سہارا لینے کے علاوہ اور بھی بہت تدبیریں اس نے تلاش کیں۔ علاقائی تناظر میں قومیت اور عصبیت کے بدبو دار نعرہ کو بھی آزمایا۔ لیکن تاحال کابل کی تخت نشینی سے محروم ہے۔ دیگر تنظیموں کے افراء یا تو اس کے دم چھلہ ہیں۔ یا خاموشی اپنی عافیت سمجھتے ہیں اور ایک آدھ صوبے میں اقتدار سے اپنے آپ کو دلاسہ دے رہے ہیں۔ جبکہ شیخ جمیل الرحمن مرحوم کے ہم خیال کنٹر کے صوبے تک محدود ہیں۔

تحریک طالبان :۔ ان کے علاوہ افغانستان کی سیاست میں ایک مضبوط قوت "طالبان" کی ہے جسکی ناگہانی ترقی نے پوری دنیا کو حیران کر دیا۔ اسکا تعارف ہی اس کی تاریخ ہے مختصر مدت میں نمایاں ترقی اس کی خصوصیت ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے نصف افغانستان ان کے قبضہ میں ہے۔ نیمروز' فراء میں جزوی طور پر جبکہ لوگر خوست' روزگان' قندھار' ہلمند' زابل' پکتیکا' پکتیا' غزنی اور وردگ میں ان کو مکمل کنٹرول حاصل ہے۔ یہ افغانستان کی سیاست میں ایسی قوت ہے۔ جسکا زمانہ قیام مختصر ہونے کی لوگ اس کی حقیقت کے ادراک سے نابلد ہیں۔ اس لئے کوئی اس کو پاکستان کے توپ خانہ کے ایک جرنیل کی فیض یافتہ فوج سمجھتا ہے۔ کوئی اسکا رابطہ امریکہ سے جوڑ رہا ہے۔ اور کوئی ان کو شاہ کے وفاداروں کا ٹولہ قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ یہ تمام کے تمام خودساختہ پروپیگنڈے ہیں۔ جسکا مقصد احیاء اسلام کی اس عظیم کوشش کو بدنام کرنا ہے۔ "طالبان" درحقیقت وہ بکھری ہوئی قوت ہے۔ جو سات احزاب میں گم ہوگئی تھی۔ یہ غرباء' فقراء اور مساکین کی وہ باغیرت جماعت ہے۔ جس سے جہاد افغانستان کو

Scanned with CamScanner

کامیابی ملی۔ یہ اصحاب صفہ کے وارثین ہیں اور ان کے ترجمان ہیں۔ جنہوں نے "قندھار ملا" کابل ملا کے نام سے پاکستان کی مساجد اور مدارس میں علم حاصل کیا۔ جب جہاد کا وقت آیا۔ تو خالی ہاتھ اس میدان میں کود پڑے۔ یہ وہ مظلوم طبقہ ہے۔ جو اخلاص، للہیت کے باوجود غیر ملکی حمایت سے محروم ہے۔ جو لوگ ان کے بارے میں غیر ملکی سپاہی ہونے کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ وہ حقیقت کے خلاف ہے۔ میں پورے سفر میں "طالبان" سے انٹرویو لیتا رہا۔ چھ دن کے اس طویل سفر میں مجھے کہیں بھی اسکا ثبوت نہ ملا۔ کہ کہیں اس میں کوئی غیر ملکی آگھسا ہے۔ بلکہ یہ وہی طالبان ہیں۔ جنہوں نے اپنے اسباق ادھورے چھوڑ کر ظلم کے خلاف نکلنا اپنا فریضہ سمجھا۔ معلوم نہیں۔ کہ یہ "طالبان" جب دوسرے احزاب کے لئے جہاد کے دوران روح کاروان تھے۔ تو وفادار تھے۔ لیکن مستقل حیثیت منوانے سے ان کی وفاداری بے وفائی میں کیسے تبدیل ہوگی؟

1994ء میں طالبان کی تحریک نے ڈکشنری میں ایسی حقیقت ثبت کی۔ جس پر آئندہ نسلیں تحقیق کریں گی۔ اگرچہ مفاد پرست عناصر اس کو فرانس یا شاہ کی وفادار سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کا فیصلہ وقت خود کرے گا۔ کہ یہ بے چارے غداری کے بدنما داغ سے کتنے دور ہیں۔ انہوں نے مذہب و عقیدہ کے تحفظ اور جہاد افغانستان کو بدنامی سے بچانے کے لئے یہ چھلانگ لگائی ہے۔ انہوں نے دنیا کی سپرطاقت کو ناکوں چنے اور اپنی حیثیت منوائی۔

تحریک طالبان کی وجوہات :۔ عام لوگوں کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے؟ کہ "طالبان" کو اس میدان میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر واقعی یہ طالب علم ہیں۔ تو پھر روس کے جانے کے بعد مدارس عربیہ میں اپنے اسباق اور تعلیم پر توجہ دینا چاہیے تھی یہ سپاہی تھے۔ میدان فتح کرنے کے بعد سپاہی کسی اقتدار میں پھنسنے کے بجائے چھاؤنی کا رخ کرتا ہے۔ آخر کار وہ کون سے محرکات ہیں؟ جنہوں نے "طالبان" کو اس میدان میں آنے پر مجبور کیا۔ یہ اتنا گہرا سوال ہے۔ کہ "طالبان" کی سرگرمیوں کا احساس ہوتے ہی ذہن میں ابھرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

[افغا]نستان میں جہادی احزاب کا اقتدار ملنے کے بعد ان کی سہ سالہ ناقص کارکردگی اور
[قاب]ل افسوس کردار "طالبان" کے وجود کا محرک اور پس منظر ہے۔ یہ وہ تلخ حقیقت
[ہے] جس کے غم سے بڑے حساس رجال کار کی زندگی نذر ہوئی۔

[ر]وس کے ختم ہونے کے بعد لاکھوں شہداء کے یتیم بچے اور بچیاں امراء اور قائدین
[س]ے باپ کی شفقت مانگ رہی تھیں۔ یہ بے آسرا بچے تعلیم کے زیور کے محتاج تھے۔
افغانستان میں جہل کی جگہ تعلیم اور فتنہ و فساد کی جگہ امن و آشتی کے خواہشمند
[ت]ھے۔ لاکھوں بیوائیں امیر اور قائد کو اپنی عزت و عصمت کا محافظ سمجھ رہی تھیں۔
[گو]یا کہ افغانستان کا بچہ بچہ اپنے ملک کی پسماندگی پر رو رہا تھا۔ اور ملک کی قسمت بدلنے
[ک]ے لئے مجاہدین کی طرف نظر اٹھائے ہوئے تھا۔

[لیک]ن روس کے جانے کے بعد مجاہدین نے اقتدار پر قبضہ کر کے حصول اقتدار ہی کو اپنا
[د]ین سمجھ لیا۔ اقتدار کی جنگ میں پھنس کر ظلم و ستم، جبر و استبداد اور زیادتی کا جو بازار
[م]جاہدین کے دور میں گرم رہا۔ اس کو دیکھتے ہوئے لوگ روس کی زیادتیاں بھول گئے۔
[قد]م بقدم پھاٹک ڈالکر کلاشنکوف کے ذریعہ قومندان غنڈہ ٹیکس وصول کرتے رہے وہ
[ما]ئیں اور بہنیں جو ایمانی غیرت کے تحفظ کے لئے ہجرت کر کے روس کے خونخواروں اور
[د]رندوں سے اپنی عصمت و عزت محفوظ کرنے میں کامیاب رہیں۔ لیکن نام نہاد مجاہدین
[م]ار آستین سے اپنی عزت نہ بچا سکیں۔ یہ ایسے واقعات ہیں۔ جو کسی سے مخفی نہیں
[بلک]ہ "طالبان" کے صوبوں کے علاو دوسرے علاقوں میں ایک نہیں کئی نظائر موجود ہیں۔
[ولا]یت ہلمند کے بارے میں ہمیں بتایا گیا۔ کہ دادو نامی قوامندان نے جس علاقہ میں اپنا
[را]ج قائم کیا ہوا تھا۔ وہ وقت کا فرعون بنا ہوا تھا۔ غنڈہ ٹیکس کی وصولی کے علاوہ جرائم
[ک]ی دنیا میں انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ سفید ریش عالم کے سامنے اسکی جوان سال بیٹی کی
[ع]زت سے کھیل کر فخر سمجھ رہا تھا۔ معلوم نہیں؟ کس مظلوم کی آہ سنی گئی۔ کہ ایک
[نہ]یں کئی خونخوار اور درندے طالبان کی تحریک کے نتیجہ میں اپنے انجام کو پہنچ گئے۔
[ع]لاوہ ازیں باہمی خاندانی تنازعات کے تصفیہ کے لئے مظلومین رو رہے تھے۔ کسی میں ان
[ک]ے درمیان فیصلہ کرنے کی جرات نہ تھی۔ بڑے احزاب باہمی طور پر اقتدار کی جنگ

بقیہ ص ۱۵

عالم اسلام

عیسائیت کے قلب میں اسلام کی فتح

تنویر قیصر شاہد

تقریباً" پچہتر برس قبل جبکہ سرزمین اطالیہ پر مسولینی کی حکمرانی کا پرچم لہرا رہا تھا اٹلی کے دارالحکومت روم میں پہلی مسجد تعمیر کیے جانے کا خواب دیکھا گیا اس سلسلے میں جو وفد مسولنی سے ملاقات کرنے گیا۔ اس میں فلسطین کے معروف عالم سکالر مفتی اعظم امین الحسینی بھی شامل تھے مگر اٹلی کے فاشسٹ لیڈر نے مسلمانوں کے اس وفد کی درخواست کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ روم میں اس وقت تک کوئی بھی چھوٹی بڑی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک مکہ معظمہ میں عیسائیوں کو رومن کیتھولک چرچ تعمیر کرنے کی اجازت نہیں مل جاتی اس سخت شرط نے مدتوں تک روم میں مسجد بنانے سے مسلمانوں کو روکے رکھا مگر یہ خیال ان کی نظروں سے بہرحال اوجھل نہ رہا وہ ہر محاذ پر اپنی مقدور بھر سعی کرتے رہے تا آنکہ ان کی کوششیں ایک حقیقت کے روپ میں دنیا کی نظروں کے سامنے آکھڑی ہوئیں۔

21 جون 1995ء کا دن اس لحاظ سے عالم اسلام کے ہر مسلمان کے لئے یوم سعید سے کسی طرح کم نہ تھا جب روم جسے عالم عیسائیت خصوصاً" رومن کیتھولک فرقہ کے عیسائیوں میں مرکزی حیثیت حاصل ہے میں پہلی عظیم الشان مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ یہ کامیابی دراصل دنیائے عیسوئیت کے قلب میں عالم اسلام کی بے نظیر فتح سے موسوم کی گئی 21 جون کو جب مذکورہ بالا مسجد کا افتتاح کیا گیا تو دنیا بھر کے عیسائیوں کے رہنماؤں کا غم و غصہ تو رہا ایک طرف خود پوپ جان پال دوم بھی اپنے غصے اور طیش کو قابو میں نہ رکھ سکے انہوں نے مسجد کے خلاف اور بین الاقوامی عالم اسلام کے بشمول مسلمانوں کے خلاف اپنے ایک بیان میں کہا اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان ممالک میں بسنے والے عیسائی بھی کیتھولک چرچوں کی تعمیر کرنے پر زور ڈالیں اور یہ کہ مسلمان ممالک میں بسنے والے اقلیتی عیسائیوں کو ان کے تمام حقوق دینا پڑیں گے مغرب کا عیسائی اور یہودی میڈیا جسے بظاہر اپنے روادار وسیع الظرف اور سیکولر ہونے پر بڑا ناز ہے بھی اس موقع پر

خلاف اپنی نفرت اور ناپسندیدگی کے جذبے کو دبا نہ سکا۔ مغرب کے عیسائی
اخبارات و جرائد نے دانستہ مسجد کے افتتاحی دن اسلام کو ایک ایسے مذہب
پیش کرنے کی مفسدانہ جسارت کی جو سخت ہے اور جس میں رواداری نام
نہیں ملتی ان اداروں اور افراد نے نمایاں طور پر اسلام کو مغرب کے لئے
ار دینے کے ساتھ ساتھ ملعون رشدی اور بنگلہ دیش کی ڈاکٹر تسلیمہ
انوں کو اچھالا اور کہا گیا کہ وہ مذہب جس کے اندر سلمان رشدی (ملعون)
مہ نسرین (گستاخ قرآن) ایسے لکھاریوں کو جذب کرنے کی استطاعت نہیں
یعنی اسلام) عالم انسانیت کے لئے فلاح اور امن کا پیامبر کیسے ہو سکتا ہے؟
ی تقریب میں پوپ جان پال دوم کو بھی مدعو کیا گیا تھا مگر انہوں نے دانستہ
رکت نہ کی اس کے بجائے وہ اسی روز روم ہی میں واقع سینٹ پیٹرز سکوائر
ں عیسائیوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرنے چلے گئے۔ انہوں نے
ں میں مسلم ممالک کے اندر پائی جانے والی عیسائی اقلیتوں کے لئے عدم
خصوصی ذکر کیا اور ان ممالک میں عیسائیوں پر ڈھائے جانے والے نام نہاد
ذکر کیا۔ خطاب کے وسط میں انہوں نے روم کی پہلی مسجد کے قیام پر
بادل نخواستہ مبارکباد دیتے ہوئے کہا خوشی کی بات ہے کہ اب مسلمان اپنی
ر کے اندر عبادت کر سکیں گے۔ ہم عیسائیوں کے دل کھلے ہیں اپنے تمام
ں میں بسنے والے تمام مسلمانوں کے تمام مذہبی حقوق تسلیم کرتے ہیں اور ان
ی کے لئے انہیں تمام ضروری سہولتوں سے بھی مزین کرتے ہیں مگر بدقسمتی
ہ کہ ساری دنیا میں جہاں جہاں مسلمان ممالک آزادی کے ساتھ بروئے کار
اں عیسائیوں کے تمام بنیادی حقوق غصب اور سلب کئے جاتے ہیں انہیں
ر انسان کا بنیادی حق ہے کے فرائض آزادی سے ادا کرنے کی راہ میں نہ
ت رکاوٹوں اور مزاحمتوں کا سامنا ہے بلکہ وہ عیسائیوں کو غیر انسانوں اور
ے درجے پر رکھنے پر اصرار بھی کرتے ہیں انہیں برابر کا شہری ماننے پر کوئی
اور مسلم ممالک تیار نہیں۔

فرانسیسی اخبار روزنامہ لی موند نے پیرس سے شائع ہونے والے سب سے بڑے فرانسیسی اخبار روزنامہ لی موند نے روم میں بننے والی عظیم الشان مسجد اور اسی روز پوپ جان کے خطاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے اداریئے میں لکھا کیتھولک عیسائیوں کے مرکزی اور عظیم روحانی رہنما پوپ جان جب یہ کہتے ہیں کہ عالم اسلام کے مسلمان ممالک عیسائیوں کو اپنے ہاں عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دیتے اس ضمن میں اگرچہ انہوں نے واضح طور پر کسی بھی مسلمان ملک کا نام نہیں لیا مگر یہ اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ ان کا اشارہ سعودی عرب کی طرف تھا یہ سعودی عرب ہی ہے جس نے روم کی مذکورہ بالا نوتعمیر شدہ اور پہلی مسجد کے بنانے اور اس کی تزئین و آرائش میں بنیادی نہیں مرکزی کردار ادا کیا۔ اور یہ بتانا اب کوئی انکشاف نہیں رہا کہ عیسائی دنیا میں دھڑا دھڑ مسجد میں بنانے کے لئے سعودی عرب بنیادی سرمایہ فراہم کررہا ہے مذکورہ اخبار نے اپنے اس اداریئے میں باطنی طور پر جس ماہرانہ انداز میں فساد اور تباہی کے بیج بوئے ہیں وہ ہرصاحب فکر کے لئے اظہر من الشمس ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ فرمانروا جناب شاہ فہد کے برادر اصغر شہزادہ سلمان ابن عبدالعزیز السعود نے روم میں بننے والی مذکورہ مسجد کا افتتاح کرنے کا تاریخی اعزاز حاصل کیا اس موقع پر اٹلی کے صدر آسکر یوجی سکالفرو بھی موجود تھے روم میں بسنے والی یہودی کمیونٹی کے متفقہ لیڈر سمیت رومن کیتھولک کارڈینلز اور مسلمان ممالک کے بہت سے سفارت کار بھی مدعوئین میں شامل تھے ان گنت محرابوں کا مجموعہ اس مسجد کا ایک ہی مینار ہے جو بیس میٹر بلند گنبد کے پہلو میں بڑی شان سے کھڑا ہے شہزادہ سلمان نے اپنے خطاب میں کہا۔ اس مسجد کے قیام سے یورپ میں بسنے والے مسلمان کو اپنے عیسائی بھائیوں کو سمجھنے اور ان کے درمیان بھائی چارہ کی فضا پیدا کرنے میں اعانت ملے گی۔ اس وقت انسانیت کی کشتی کو نسل رنگ اور زبان کے منہ زور اور ہلاکت خیز طوفان کی بپھری ہوئی لہروں کا سامنا ہے ایسے میں اپنے اپنے مذہب کے دائروں میں رہ کر عبادت گزاری اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ کناروں پر لگا سکتی ہے اس مسجد کی وساطت سے یورپ کے مسلمان یورپ میں خصوصاً" روم اور سارے اٹلی میں امن اور محبت کے پرچارک بن کر اٹھیں گے شہزادہ سلمان نے اپنے خطاب میں یہ

Scanned with CamScanner

کہا کہ اس مسجد کی طرز تعمیر روم کی بے مثل اور قدیم عمارتوں میں ایک خوبصورت اضافہ بھی ہے اور مستقبل میں یہ انشاء اللہ انسانیت کی عظمت اورفلاح کے نشان کے طور پر پہچانی جائے گی۔ روم کو صدیوں سے عیسائیوں کی مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے اور یورپی سرزمین کے بادشاہوں نے بھی اس کی قدیم مذہبی اور موثر حیثیت کو تسلیم کیا اور پاپائی کے مرکزی رہنماؤں خصوصاً پوپ کی وساطت سے اپنی بادشاہتوں کو مستحکم کیا اور اس نے دور پادشاہی سے سفرکرکے جمہوری کی نیلم پری کا چوغہ زیب تن کیا تو بھی یورپ کے متصلہ مغربی سرزمینوں کے حکمرانوں نے اس کی مرکزیت کو من وعن تسلیم کیا اور قائم رکھا۔ ویٹی کن سٹی کو دنیا کی ننھی بادشاہت کا درجہ دیا گیا اور یہاں بیٹھنے والے پوپ کو بادشاہ کی حیثیت حاصل رہی اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے مسجد کی افتتاحی تقریب میں مدعو اطالوی صدر آسکر نے اپنی تقریر میں اسی غم و غصہ کا مگر بڑے سفارتی انداز میں اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ہم تہذیب کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں مذہبی نقطہ نگاہ سے بھی ہم رواداری کا دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ مظاہرہ کرتے ہیں جس کا واضح اور بین ثبوت یہ مسجد ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ساری دنیا میں یہ اصول نہ صرف تسلیم کیا جائے بلکہ اسے لاگو کرنے والی قوتیں بھی حرکت میں آنی چاہئیں۔ رواداری کے اصول کو صرف مغربی اور عیسائی ممالک کی حدود میں محدود نہیں رہنا چاہئے۔ مسجد کی تعمیر سے قبل اور بعد میں اٹلی کی بعض سیاسی اور مذہبی تنظیموں کا منفی اور شرانگیز پروپیگنڈہ جاری رہا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے سب کی کوشش تھی کہ مسجد تعمیر کے مرحلے تک نہ پہنچنے پائے۔ مخالفت کرنے والی تمام قوتوں کی رہنمائی کا فریضہ اٹلی کی ایک نیم مذہبی مگر موثر سیاسی جماعت ادا کررہی تھی اس جماعت کا نام کیتھولک کونسل آف ناردرن لیگ ہے جو سارے ملک میں ناردرن لیگ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے یہ جماعت اٹلی بھرمیں اپنے نسل پرستانہ نظریات اور افکار کے حوالے سے مشہور ہے 23 جون کو اس جماعت نے صدر کے اطالوی پارلیمنٹ کے ایوانِ زریں کے سپیکر مسٹر پاولا پاولی کے ہمراہ مسلمانوں کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا مظاہرہ کرنے والوں کے ساتھ لیا نو کلچرل سنٹر کے ارکان بھی شامل تھے واضح رہے یہ لوگ ہر سال 23 جون کو

ایک زبردست تقریب کا انعقاد کرتے ہیں جس میں یورپ میں مقیم مسلمانوں کو دیس نکالا دیا جانے پر زور دیا جاتا ہے 23 جون ہی کو وہ اس دن کی یاد بھی مناتے ہیں جب سلطنت عثمانیہ کے سب سے بڑے بحری بیڑے کو روم کے عیسائی بحری افواج نے زبردست شکست سے دوچار کیا تھا لیا نٹو کلچرل سنٹر کے صدر نے اپنے خطاب میں دو مطالبات ارکھے نئی تعمیر ہونے والی مسجد میں جب اذان دی جائے تو اس کی آواز باہر نہیں سنائی دینی چاہئے۔ 2 آئندہ روم میں کوئی دوسری مسجد تعمیر نہیں ہونے دیں گے۔ یورپ خصوصاً" اٹلی میں بسنے والے مسلمانوں نے مسٹر آئرن پاوٹی کے بنفس نفیس ایک شرپسند اور نسل پرست جماعت کے جلسے میں شریک ہونے پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسٹر آئرن کو صدر اور سینٹ کے سپیکر کے بعد ملک بھر میں سرکاری سطح پر تیسرا اہم ترین مقام حاصل ہے جو دراصل عوام کے زیر انتظام جلسے میں شریک ہوکر دراصل انہوں نے ایک عوامی ضیافت کا اظہار کیا جو ساری دنیا کی جمہوری رویئے میں قابل مذمت ٹھہرا ہے اٹلی میں بروئے کار اسلامک کلچرل سنٹر کے سربراہ زین العابدین سبلی نے بھی مسٹر آئرن پاوٹی کے اس کردار پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے انہیں مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی دعوت بھی دی تھی مگر انہوں نے ہماری دعوت کو مسترد کر کے ایک نسل پرست جماعت کی جلوس میں شریک ہو کر دراصل پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کے وقار کو مجروح کیا ہے۔ مسجد اور اس سے متصل تعمیر شدہ اسلامک کلچرل سنٹر کے افتتاح کو ابھی پانچ دن بھی نہیں گزرے تھے کہ روم کے ایک اسلامک کلچرل انسٹی ٹیوٹ پر دھاوا بول دیا۔ مسلمانوں کی گھر گھر تلاشی لی گئی اور پھر گیارہ مسلمانوں کو گرفتار کرلیا گیا گرفتار شدہ ان نوجوانوں کو تمام ٹیلی ویژنوں پر دکھایا اور کہا گیا کہ یہ اسلامی انتہاپسند اور بنیاد پرست لوگ ہیں جو بنیاد پرست گروپوں کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے پر مامور کئے گئے ہیں۔ لندن سے شائع ہونے والے معروف اخبار روزنامہ گارڈین نے اس دھاوے پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے اداریئے میں لکھا۔ روم میں تعمیر ہونے والی پر شکوہ مسجد اور اس سے متصلہ اسلامک کلچرل سنٹر کے دوسرے بہت سے مقاصد میں سے ایک واضح اور نمایاں مقصد یہ ہے کہ یورپ اور اٹلی میں مسلمان آباد

Scanned with CamScanner

کے مفادات کا نہ صرف تحفظ کیا جائے بلکہ وہاں اسلامی بنیاد پرستی کے جذبات
فروغ دیا جائے۔ اس جانب دارانہ اور متعصبانہ اخباری تبصرہ کی پشت پر
مغربی عیسائی ممالک کے مجموعی اسلام دشمن رویئے کو محسوس کیا جاسکتا ہے اور
لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے آئندہ کے مقاصد کیا ہیں یاد رہے روم میں تعمیر ہونے
مذکورہ بالا عظیم الشان اور پر شکوہ مسجد اور اس سے متصل اسلامک کلچرل سنٹر کے
تعمیر ہونے میں بیس سال صرف ہوئے ہیں۔

...رمہ

...مشغول تھے۔ ہر ایک بلا شرکت غیر اقتدار کا دعویدار تھا۔ ان حالات کی وجہ سے
...ان وہ دوست کھو گیا تھا۔ جنھوں نے روس کے مقابلہ میں ان کی مدد کی تھی۔
پاکستان کے وفود اور عرب ممالک کے نمائندے اور تنظیموں کے اہلکار ان کے
...کا شکار ہوئے۔ بیرونی دنیا میں کوئی بھی ان کی حمایت کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بار
...سالت کے باوجود معاہدوں سے انحراف اور مسلمان بھائی کا خون بہانا ان کی طبیعت
...بنی ہوئی تھی۔ اندرونی اور بیرونی طور پر یہ حالات کسی نجات دہندہ کی تلاش میں
...چنانچہ قندھار سے ایک کمزور، ناتوان کم گو اور مخلص طالب علم "مولانا محمد عمر
...ب" کے بے لوث جذبہ خدمت دین سے یہ امیدیں بر آئیں۔ موصوف نے
...ر میں قومندان کے مظالم کے خلاف خصوصاً" اور پورے افغانستان میں مفسدین
...خلاف آواز اٹھانا اپنا فریضہ سمجھا۔ جس کے بے داغ کردار نے راتوں رات
...لبا" کی وہ بکھری ہوئی منتشر قوت یکجا کی۔ جو مختلف احزاب میں چھپی ہوئی تھی۔
..."تحریک طالبان" جہادی قوت کی بدنامی۔ مظالم فتنہ و فساد اور مظلوموں سے بے
...ظلم کا رد عمل ہے۔

(جاری)

ابوحیان النحوی اور اس کی علمی ادبی خدمات

مقالات
مفتی عبدالولی

اثیرالدین ابوحیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی، بربری قبیلہ کی شاخ نفزہ کی طرف منسوب ہے۔ غرناطہ کے ملحقہ شہر مطخشارش میں شوال 654ھ بمطابق 1252ء میں پیدا ہوئے۔ انکے ایک ممتاز شاگرد صفدی نے اپنی کتاب الوافی بالوفیات میں ابوحیان ہی کے قلم سے مذکورہ تاریخ نقل کیا ہے۔

ابوحیان یگانہ روزگار شخصیت کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ علم و دانش کے دیار میں آنکھ کھولی۔ غرناطہ کے شیوخ فنون سے استفادہ کے بعد اندلس کے تمام شہروں کو علم کے طلب میں چھان مارا۔ اور اس پر قناعت و اکتفاء نہ کی بلکہ غرناطہ سے مشرق تک علم کی پیاس بجھانے کے لئے رخت سفر باندھے۔ تمام جزیرہ اندلس، بلاد افریقہ، دیار مصرو حجاز، شام و عراق کے ممتاز شیوخ اور اساتذہ کے خوشہ چین رہے۔ تب جاکر ابوحیان فن قراءت میں یکتا، علم حدیث میں عظیم محدث، تفسیر میں فرید عصراور صرف و نحو ادب عربی میں بجا طور پر امام الدنیا فی الصرف والنحو اور امیرالمومنین فی النحو کے منصب جلیلہ پر فائز ہُوئے۔ ادب و نحو میں اسکی بلندی کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ سیبویہ کی الکتاب اسے زبانی یاد تھی۔ اسکے علاوہ، ایضاح، تکملہ، مفصل، جمل الزجاجی، حماسہ، اشعارستہ دیوان متنبی و حبیب ومعری بھی ازبر تھیں۔ ابوحیان اپنے اساتذہ کی تعداد ساڑھے چارسو کے قریب بتاتے ہیں۔ اور جنھوں نے انکو صرف اجازت دی تھی انکی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے الکمال جعفر کے تاثرات آپ کے بارے میں یوں نقل کئے ہیں۔ شیخ الدھر و عالمہ و محی الفن الادبی بعد مادرست معالمہ ومجری اللسان العربی فلایقارن احدفیہ

ولایقاومه اهل زمانے کا شیخ و عالم، فن ادب کو دوبارہ زندہ کرنے والے عربی زبان کا جاری کنندہ، پس کوئی بھی اسکے مقام تک نہیں پہنچ سکتا)۔

انکے شاگرد صفدی لکھتے ہیں میرے اساتذہ میں سے معروف ترین ابوحیان ہی تھے جب بھی میں انہیں دیکھتا یا کچھ سنتے یا لکھتے یا پڑھاتے۔ وله اقبال علی الطلبة الاذکیاء وعنده تعظیم لهم ذکی طالب العلموں کو توجہ دیتے اور انکی عزت کرتے تھے۔ ابوحیان صرف ادب عربی کے امام نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں پر بھی کامل عبور و دسترس رکھتے تھے۔

فارسی، ترکی اور حبشی زبانوں پر کمال عبور کا حال یہ تھا کہ ان زبانوں کے لئے انہوں نے قواعد نحویہ تحریر کئے تھے۔

چنانچہ حبشی زبان کے قواعد نحویہ کے لئے انہوں نے نورالغبش فی لسان الحبش کے نام سے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا جو پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا، فارسی نحو کے لئے منطق الخرس فی لسان الفرس اور ترکی نحو کے لئے الادراک فی لسان الاتراک کے نام سے رسائل لکھے۔ موخر الذکر رسالہ قسطنطنیہ میں زیور طبع سے اراستہ ہو چکا ہے۔

اخلاق و عادات :۔ ابوحیان ایک خوش اخلاق، نرم لب و لہجہ کے مالک، صاحب انبساط شخصیت تھے انقباض و درشتگی اسکی طبیعت سے کوسوں دور تھی۔ اگر وہ پورا دن تقریر کرتے پھر بھی باعث ملال و تنگی نہ ہوتا۔ معتدل قد و قامت کے مالک تھے۔ گول گلابی چہرہ اور بڑی بڑی زلفوں کی وجہ سے نہایت حسین ووجیہہ لگتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ خُلق و خَلق کے اعتبار سے یکتا و کامل تھے سوائے اسکے کہ صفت بخل اسکی طبیعت میں رچی بسی تھی۔ اپنی اس صفت پر اس طرح فخر کرتے تھے جس طرح لوگ سخاوت وفیاضی پر ابوحیان خود کہتے ہیں کہ عشق و شجاعت کے اشعار مجھ پر اثر کرتے ہیں لیکن سخاوت وجوادی کے اشعار سے ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ انکے شاگرد صفدی بطور دفاع کے لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ حالات و اہل زمانہ کو دیکھ اور پرکھ کر ایسا کرنے پر مجبور ہوگئے تھے۔

اساتذہ کے بارے میں اسکا رویہ :۔ ابوحیان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ وہ ابتداہی سے اساتذہ کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ مورخین نے لکھا ہے کہ ابوحیان نے پہلے

حافظ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی۔ بعد میں ان سے منحرف ہوگئے۔ انحراف کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ابوحیان نے اپنے کسی قول کی تائید میں کہا "کذاقول سیبویہ" اس پر ابن تیمیہ نے فرمایا یکذب سیبویہ ابوحیان انکی مجلس سے اٹھے اور تادم مرگ واپس نہیں گئے۔ اسی طرح انہوں نے اپنے اساتذہ ابن زبیر اور ابن طباع کی مخالفت کی حتی کہ ابن طباع کے رد میں "الماع فی افساد اجازۃ ابن طباع" لکھی۔ دونوں حضرات امیروقت محمد بن نصر المدعو بالفقیہ کے پاس شکایت لے کر گئے امیروقت نے ابوحیان کی گرفتاری کا فرمان جاری کیا۔ ابوحیان نے اس خوف سے 695ھ کے قریب اندلس سے ترک سکونت کرکے مصر روانہ ہوئے لیکن دیگر مورخین ابوحیان کے خروجِ اندلس کے اس سبب سے اتفاق نہیں کرتے۔ امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے "البغیۃ" میں لکھا ہے کہ اندلس میں ریاضی، منطق و فلسفہ کے ایک بڑے عالم نے بادشاہ کو یہ مشورہ دیا کہ میری عمر زیادہ ہوگئی ہے موت قریب ہے چند ایک قابل اشخاص میرے پاس بھیجدیں تاکہ میں انکو یہ علوم سکھاؤں اور بادشاہ کو ان سے فائدہ پہنچے۔ بادشاہ نے جن حضرات کا انتخاب کیا تھا ان میں ایک ابوحیان بھی تھے اس طالب علمی پر اسے اچھی تنخواہ اور قدر و منزلت کی پیشکش بھی ہوئی تھی۔ لیکن ابوحیان نے انکا شاگرد بننا پسند نہ کیا اورر اندلس سے نکلے۔ ان مختلف اسباب خروج میں سے ہمارا قلبی میلان اس طرف ہے کہ ابوحیان نے اپنے شیوخ و اساتذہ کے احترام و ادب کے سلسلے میں اندلس عزیز چھوڑا۔ اس لئے کہ اگر وہ اندلس میں رہتے تو ان اختلافی مسائل میں بار بار مناظروں اور مباحثوں کا بازار گرم ہوتا جو انکے اور انکے اساتذہ کے درمیان تھے اور اس طریقے سے اساتذہ کی شان میں بے ادبی ہو سکتی تھی۔ ابن زبیر و ابن طباع سے انکے اختلافات تھے۔ لیکن ادب و احترام کے دامن کو نہ چھوڑا۔

مذہب:۔ ابوحیان کے دور میں اگرچہ مذاہب نحویہ میں سے بصری و کوفی کے علاوہ اندلسی وبغدادی مسلک کا بھی ظہور ہوا تھا۔ لیکن یہ بصری المذہب رہے جیسا کہ آپ کی تحریر سے واضح ہے۔ آپ ابن مالک رحمتہ اللہ علیہ پر تنقید کرتے تھے اور انکے استنباطات کو ضعیف گردانتے تھے۔ ابن حاجب کی کافیہ کا "ہذا نحو الفقہاء" کہہ کر مذاق اڑاتے۔ عقائد میں آپ ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان اور عقائد سلف کا پیرو رہے۔

Scanned with CamScanner

ہات اعتزال و تجسیم سے متنفر و مخالف تھے۔ فقہی مذاہب میں اولاً" یہ ظاہری
ع بعد میں شافعی مذہب اختیار کیا لیکن حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ
خر تک ظاہری مذہب پر عامل رہے۔

ں:۔ آپ جامع الفنون شخصیت تھے اور تقریباً" ہر فن میں انھوں نے کتب
ں کی ہے۔ بالخصوص لغت' نحو' صرف تفسیر و ادب آپکے قلم و زبان کی جولانگاہ
ومی نے آپکی تصانیف کی تعداد 50 سے زائد ذکر کی ہے۔ ابوحیان کی کتب تین
ں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

ں مطبوع (2) مخطوطات (3) کتب مفقودہ۔ درج ذیل کتب زیور طبع سے آراستہ
ہیں۔

ر المحیط اٹھ جلدوں میں ضخیم نحوی طرز کی تفسیر ہے (2) النہر الماد البحر المحیط کے
ر چھپی ہے (3) تحفہ الاریب لما فی القران من الغریب (4) التذییل والتکمیل فی
التسہیل (5) الارتضاء فی الفرق بین الضاد والظاء (6) کتاب الادراک للسان
ں (7) تقریب المقرب (8) نہج السالک علی الفیتہ ابن مالک (9) دیوان ابی حیان
ذکرہ النحات چار بڑی جلدوں میں سے ایک جلد محقق و مطبوع ہے (11) ہدایتہ
و نحو الذکر فن نحو میں ایک چھوٹی سے مفید ترین کتاب ہے۔ اور ہندو پاکستان'
ں' ایران وغیرہ ممالک میں نحو کے ابتدائی طالب العلموں کو پڑھائی جاتی ہے اور
تمام وفاقہائے مدارس میں شامل نصاب ہے لیکن بعض مورخین نے اسکی نسبت
راج الدین کی طرف کی ہے حالانکہ یہ انکی تصنیف نہیں ہے۔ دیکھئے ظفر المحصلین
ہ۔ مخطوطات درج ذیل ہیں۔ (1) ارتشاف الضرب من لسان العرب نحو میں ضخیم
ہے۔ بارہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ پشاور یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں
نصف کی تحقیق کی گئی ہے۔ استاد محترم ڈاکٹر فتح الرحمن نے اسکی تحقیق
ے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ (2) غایتہ الاحسان فی علم اللسان (3)
ۃ الحسان فی شرح غایتہ الاحسان (4) التدریب فی تمثیل التقریب (5) المبدع (6)
ر (7) التذییل (کی باقی اجزاء) (8) التخییل الملخص من شرح التسہیل (9) التکمیل فی
التسہیل (10) اللمحۃ البدریۃ فی علم العربیہ (11) دالیۃ فی تفضیل النحو۔ اس

Scanned with CamScanner

میں انہوں نے نحو، خلیل اور سیبویہ کی مدح سرائی کی ہے۔

کتب مفقودہ :- (1) الشذانی احکام کذا (2) القوم الفصل فی احکام الفصل (3) الشذرۃ

(4) شرح کتاب سیبویہ (5) التجرید لاحکام سیبویہ (6) الاسفار الملخص من شرح سیبویہ

للصفار یہ صفار کی شرح کتاب سیبویہ کی تلخیص ہے۔

(7) الانعال فی لسان الجش (8) زھوالملک فی نحوالترک (9) منطق الخرس فی لسان الفرس

(10) نورالغبش فی لسان الجش (ناقص) (11) المنجبور فی لسان الیحمور (ناقص) (12)

نہایۃ الاعراب فی علمی التصریف والاعراب

وفات :- علم و ادب کا یہ درخشاں ستارہ آسمان علم پر 91 سال تک چمکنے کے بعد 18 صفر

745ھ ہفتے کے دن عصر کے وقت قاھرہ میں غروب ہوا۔ مقبرہ صوفیہ میں دفن ہوئے

جنازہ میں ایک جم غفیر شریک تھا۔ انکے شاگرد صفدی نے آپ کی وفات پر ایک طویل

مرثیہ لکھا جسکا ایک شعر یہ ہے۔

مات امام کان فی علمہ ' یری اماما والوری من ورا۔

رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

اس مضمون کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔

(1) مقدمہ تذکرہ النحاۃ (2) تذکرۃ النحاۃ محقق (3) تذکرہ مصنفین درس نظامی (4) الوافی

بالوفیات (5) بغیۃ الوعیات سیوطی رحمتہ اللہ علیہ (6) الدرر الکامنۃ لابن حجر رحمتہ

اللہ علیہ (7) دائرہ المعارف الاسلامیہ 8 ظفر المحصلین باحوال المصنفین۔

Scanned with CamScanner

ربیع الثانی کے تقاضے

ایوانِ حال
مولانا ذاکر حسین نعمانی

انی میں ایک رسم گیارھویں کے نام سے خصوصاً" اور ہر ماہ کی گیارھویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ ربیع الثانی کی گیارھویں تاریخ کو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس یا ہے۔ اس مہینہ کی مناسبت سے دو چیزوں کا ذکر اور تحقیق ضروری سمجھتا ہوں۔ لئے کہ ایک مخصوص طبقہ ہر ماہ کی گیارھویں تاریخ کو گیارھویں کا منانا ضروری ہے۔ چند آدمی جمع ہو کر ذکر وغیرہ پڑھ کر مٹھائی تقسیم کرتے ہیں۔ مقصد اس سے عبدالقادر جیلانی کو ثواب پہنچانا ہوتا ہے۔ دوسری رسم عرس کے نام سے مستقل منائی جاتی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کا عرس تو ربیع الثانی کی گیارھویں کو ہوتا لیکن ان کے علاوہ بھی دیگر بزرگوں کے عقیدت مندوں نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ ہر سال اس مخصوص بزرگ کے مزار پر اس کا عرس مناتے

ون رسموں میں مقصود ان کا ایصال ثواب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کی کی بھی نیت ہوتی ہے۔ اور ناجائز امور مثل طواف قبر و سجدِ قبر کا ارتکاب بھی ۔ جہاں تک ایصال ثواب کا تعلق ہے تو اس سے تو کسی کو اختلاف نہیں۔ کسی ت کے لئے جب بھی فرائض، واجبات اور سنت اعمال کے علاوہ کسی نفلی عمل کا شا جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ وہ ثواب اس تک پہنچا دیتے ہیں۔ جس سے میت اب کی تخفیف یا اس کی مغفرت یا درجات بلند ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں ے کسی وقت، دن مہینہ اور سال کی قید نہیں لگائی۔ اور نہ ایصال ثواب کے خاص چیز مثلاً" طعام یا مٹھائی مقرر کی ہے۔ بلکہ جب بھی دل چاہے مالی یا بدنی ت کا ثواب بخش دے بس مقصد پورا ہو جائے گا۔ اب اس ایصال ثواب کو اپنی ے زمان و مکان کے قیود میں بند کرکے ثواب سمجھنا صحیح نہیں بلکہ بدعت بن ۔ جب شریعت نے ایصال ثواب کا ایک آسان بلاقید زمان و مکان طریقہ بتا دیا تو

اپنی طرف سے مصنوعی بندھنوں کی کیا ضرورت ہے۔ جس کی مثال خیرالقرون میں بھی نہیں ملتی۔ اور عوام کا عقیدہ بھی بگڑتا ہے۔ غیر شرعی چیز کو شرعی سمجھتے ہیں۔ اس کو ثواب سمجھ کر ترک نہیں کرتے حالانکہ بدعت گناہ ہے قابل ترک اور قابل توجہ ہے گیارھویں کو جب ثواب سمجھ کر منایا جائے تو ثواب کے کام سے کون توبہ کرتا ہے گیارھویں منانا کوئی جدید' مشکل اور ضروری درپیش ایسا مسئلہ بھی نہیں جس کے لئے اس کا حل تلاش کیا جائے۔ ایصال ثواب بذات خود ایک اختیاری عمل ہے کرنے اور نہ کرنے پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حل قرآن و حدیث میں صراحتاً" نہیں ملتا تو اس کو حل کرنے کے لئے قرآن و حدیث کی اصل روح کو قواعد اور ضوابط کی روشنی میں تلاش کیا جاتا ہے۔ لیکن ایصال ثواب کا مسئلہ قرآن و حدیث میں بالکل صاف مذکور ہے اسکے لئے ایک غیر شرعی طریقہ ایجاد کرکے اس کو شرعی بنانے کے لئے غلط اور بودے دلائل دینا اسلام کی خدمت نہیں بلکہ اسلام کی بدنامی ہے۔ ایصال ثواب کی پوری حقیقت سمجھنے کے لئے مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کا رسالہ قابل دید ہے۔

لہٰذا مسلمانان اسلام سے التماس ہے کہ گیارھویں کی رسم اور اس کے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ موجودہ اردو فتاوے دیکھ لیں ان میں یہی لکھا ہے گیارھویں کا کھانا ناجائز ہے۔

کچھ عرس کے بارے میں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنۃ میں فرماتے ہیں۔ وقداشتھر فی دیارنا ھذالیوم الحادی عشر وھو المتعارف عند مسائخنا من اھل الھند من اولاده1۔ یعنی ہمارے ملک میں گیارہ ربیع الثانی کو غوث الاعظم کی اولاد اور مشائخ ہند عرس مناتے ہیں۔ عرس کے جواز کے بارے میں اس کتاب کی عربی عبارت مع ترجمہ کے نقل کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس کے عدم جواز کی وجہ بیان کی جائے گی۔

2۔ فان قلت ھل لھذالعرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ

رس المشائخ فی ایام وفاتهم اصل فان کان عندک علم بذاک
اذکره قلت قد سالت من ذالک شیخنا الامام عبدالوهاب
متقی المکی فاجاب بان ذالک من المشائخ وعاداتهم ولهم فی
ذالک نیات قلت کیف تعین ذالک الیوم دون سائر الایام فقال
الضیافة مسنونة علی الاطلاق فاقطعوا النظر من تعین الیوم
وله نظائر کمصافحة بعض المشائخ بعد الصلوات
وکالاکتحال یوم عاشوراء با سنة علی الاطلاق وبدعة من جهة
الخصوصیة ثم قال وقد ذکر بعض المتاخرین من مشائخ
المغرب ان الیوم الذی وصلوا فیه الی جناب العزة و حظائر
القدس یرجی فیه من الخیر والکرامة والبرکة والنورانیة اکثر
واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع راسه فقال لم یکن
فی زمن السلف شیی من ذاک وانماهومن مستحسنات
المتاخرین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

1۔ ماثبت بالسنة عن اعمال السنة
شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص 225 ایضاً"

ترجمہ :۔ اگر تو پوچھے کہ اس عرس کی اصلیت (دلیل) کیا ہے۔ تو میں کہوں گا کہ یہ سوال میں نے اپنے شیخ عبدالوھاب متقی مکی سے کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہمارے مشائخ کی عادات سے ہے اور ان کی اس تاریخ میں نیتیں ہیں۔ (یعنی نیک نیتیں) میں نے کہا دیگر تواریخ کو چھوڑ کر گیارھویں کو کیونکر خاص کرتے ہو۔ شیخ نے فرمایا کہ ضیافت علی الاطلاق مسنون ہے یعنی اس کے لئے کوئی مقرر وقت نہیں۔ دن کے تعین سے قطع نظر کرو۔ اور اس کے نظائر ہیں۔ جیسے بعض مشائخ کا نمازوں کے بعد مصافحہ اور عاشورا کے دن کا سرمہ لگانا مطلق حیثیت سے سنت ہے لیکن کسی خاص وجہ سے خصوصیت کی بناء پر بدعت ہے۔ پھر فرمایا کہ بعض متاخرین مشائخ مغرب شیخ عبدالقادر جیلانی کے وصال کے دن اور تاریخ میں زیادہ برکت، خیر، کرامت، اور نورانیت کی بہ

نسبت اور دونوں کی امید رکھتے ہیں۔ پھر تھوڑی دیر تک سرنگوں رہ کر فرمایا۔ گزشتہ زمانہ میں یہ سب کچھ (عرس) نہ تھا۔ یہ تو صرف متاخرین کے مستحسنات سے ہے یعنی صرف ان لوگوں نے اس کو اچھا جانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے۔

اس عربی اور اردو عبارت کو غور سے پڑھیں۔ حضرت محدث دہلوی کو خود عرس منانے میں اشکال ہے۔ آخر میں ان کے شیخ کا جواب یہ ہے کہ زمانہ ماضی یعنی خیر القرون میں اس کا کچھ پتہ ہی نہیں چلتا۔ صرف متاخرین کی ایجاد ہے۔ اور وہ بھی ان لوگوں کی جن کی نیتیں اچھی تھیں۔ صرف مشائخ کا ایک فعل ہے جو قابل اتباع نہیں ہوتا۔ شیخ عبدالوہاب متقی مکی کو خود اس میں تردد تھا۔ بہرحال اتنی بات معلوم ہوگئی کہ عرس منانے کی شرعی دلیل موجود نہیں۔ اور پھر اس دور میں جبکہ عرسوں میں شریعت کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہوں۔ عرس کو ضروری سمجھتے ہوں۔ سرپرستی جہلاء کے قبضہ میں ہو۔ سنت اور بدعت کی تمیز نہ ہو۔ عرس کے دن اور تاریخ میں ضیافت اور ایصال ثواب کو لازم اور ملزوم سمجھتے ہوں۔ تو ایسے عرس کے بدعت اور ناجائز ہونے میں کون شک کر سکتا ہے حضرت محدث دہلوی کے شیخ نے تصریح کر دی کہ کوئی خاص حیثیت متعین کرنا بدعت ہے لہٰذا اس کو ترک کرنا چاہیے۔ مناسب ہے کہ۔

آخر میں بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور دیگر علماء کرام کے فتاویٰ سے آپ کو آگاہ کریں۔

لایجوز مایفعله الجهال بقبور الاولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذالسرج والمساجد علیها ومن الاجتماع بعدالحول کالاعیاد ویسمونه عرسا

قبور اولیاء اور شہداء پر جہال کا طواف کرنا دیے جلانا۔ مسجدوں کو اس کی اطراف میں بنانا۔ سال کے بعد میلاد اور اجتماع عرس کے نام سے ناجائز ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوھی فرماتے ہیں۔ کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے ایک اور جواب میں لکھتے ہیں عرس کا احترام کرے یا نہ کرے۔ بدعت اور نادرست ہے۔ تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ

بقیہ صـ۳۱

بمشروط تعلق اور ایام نابالغی میں نکاح کی شرعی حیثیت

کرام و مفتیان عظام درج ذیل مسئلہ میں!
لڑکی اور ایک لڑکی کو علیحدہ مکان کے اندر قابل اعتراض حالت میں
نے یہی بات لڑکی کے رشتہ داروں کو بتا دی۔ لڑکی کے رشتہ داروں
بات کا حلف لے لیا کہ واقعی اس نے لڑکی اور لڑکے کو فلاں مکان
دیکھا ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں نے لڑکے کے رشتہ داروں سے
لڑکے نے ہماری عزت خراب کی ہے۔ اس کے بدلہ میں تم ہمیں
رشتہ دو۔ لڑکے کے والد نے کہا تم طلاق اٹھا کر کہہ دو۔ تو میں تمہیں
کر دونگا۔ انہوں نے مجمع میں کہا کہ اس عورت (ہندہ) کے بیان کے
لڑکے نے ہماری عزت خراب کی ہے۔ اگر نہ کی ہو۔ تو میری بیوی کو
نے کہا تم اپنے یقین کے مطابق طلاق اٹھاؤ۔ تو انہوں نے کہا۔ انہوں
یقین کے مطابق کہتے ہیں کہ تمہارے لڑکے نے ہماری ہماری لڑکی کی
ہے۔ ورنہ میری بیوی کو تین طلاق ہے۔ اس پر لڑکے کے والد نے
نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اس واقعہ کو مد نظر رکھتے ہوئے۔
والوں کے نکاح پر کیا اثر پڑا۔ ان کی بیویاں طلاق ہوئیں یا نہیں؟
کے والد نے اپنی عزت کے تحفظ اور دشمنی سے بچنے کے لئے اپنی نابالغ
رایا ہے۔ کیا یہ نکاح منعقد ہے۔ یا نہیں لڑکی بالغ ہونے پر فسخ کرنے کا
یا نہیں؟

بینوا توجروا
المستفتی

م ۔ ع ۔ ر ڈیرہ اسماعیل خان

Scanned with CamScanner

الجواب وباللہ التوفیق :۔

محررہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے چند باتیں قابل توجہ ہیں۔

(i) لڑکی کا کسی اجنبی لڑکے کے ساتھ محررہ حالت میں دیکھنا لڑکی کے خاندان کی بدنامی اور بے عزتی ہے۔ یا نہیں؟

(ii) پھر ایک عورت کی خبر کو موجب یقین بنا کر اس پر طلاق اٹھانے سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ یا نہیں؟

(iii) اور آخر کار اس بے عزتی اور بدنامی کے ازالہ کے لئے نابالغ بیٹی کا نکاح کرانا از روئے شروع کہاں تک قابل عمل ہے؟

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے۔ تو شریعت کی رو سے کسی مرد کا اجنبی عورت سے ایسے خالی مکان میں اکٹھا ہونا حرام ہے۔ اگرچہ یہ موجب حد نہیں۔ لیکن شریعت نے بہت سے مقامات میں خلوت صحیحہ کو اعتبار دی ہے۔ مثلاً" میاں و بیوی کسی ایسے خالی مکان میں اکٹھے ہوں۔ جہاں پر حقوق زوجیت کے لئے کوئی شرعی یا طبعی مانع موجود نہ ہو۔ تو محض خلوت صحیحہ کو اعتبار دیکر عورت کا پورا مہر خاوند کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر کہیں خلوت صحیحہ کے بعد میاں بیوی کے درمیان جدائی آجائے۔ تو عورت کے لئے عدت گزارنا لازمی ہے۔ عرف میں بھی کسی لڑکی کا اجنبی لڑکے سے ایسے خالی مکان میں اکٹھا ہونا' لڑکی کے اولیاء کو گوارا نہیں پھر کوئی باغیرت شخص ایسے واقعہ پر خاموش نہیں رہتا۔ معاشرہ میں یہ بے عزتی' اور بدنامی شمار ہوتی ہے۔ چنانچہ فقہاء کرام لکھتے ہیں۔ کہ تہمت اس سے خاص نہیں ہے۔ کہ زنا ہو۔ بلکہ معانقہ اور خلوت میں باہمی مکالمہ اور مذاکرہ بھی تہمت سے کم نہیں۔

فرماتے ہیں۔

لان اخذالمتہم مع المراۃ عرفا ان یجد مع المراۃ فی عمل اما وطیا او معانقۃ او کلاما فلا۔ یحنث بدون ذلک۔

(فتاوی قاضی خان ۔ ج 228/2۔

ایک عورت کی خبر کی حیثیت!

ان (۱) واقعات میں ایک عورت کی خبر کا سہارا لینا کہاں تک درست ہے! خاص کر عورت اپنی سچائی کے اثبات کے لئے قسم اٹھا کر حلفیہ بیان دے۔ یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں۔ کہ ایک عورت کیا بلکہ ایک سو عورتوں یا تین مردوں کی گواہی سے زنا کا جرم ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن کیا ایک عورت کا حلفیہ بیان لڑکی کے رشتہ داروں کا اپنی بے عزتی پر یقین آنے کے لئے موجب ہے۔ یا نہیں؟ تو بعض جگہوں میں عورت کا خبر واحد کو بھی اعتبار دیا جاتا ہے۔ جہاں کہیں مردوں کی رسائی مشکل ہو۔ وہاں پر ایک عورت کی خبر کو معیار بنایا جاتا ہے۔ اور عام حالات میں بھی ایک عورت کی خبر بسا اوقات مفید یقین ہے۔ چنانچہ فقہاء کرام لکھتے ہیں۔ اگر ایک شخص نے کسی سے رشتہ کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ایک عورت نے خبر دی۔ کہ میں نہ تجھے اور لڑکی کو ایام رضاعت میں دودھ پلایا ہے۔ تو اس ایک عورت کے بیان پر عمل کرنا مناسب ہے۔ چنانچہ ایسے شخص کو یہی مشورہ ہے۔ کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے سے باز آئے۔ خلاصہ الفتاوی میں ہے۔

یجوز شهاده امر آة واحدة علی الرضاع اجنبیة کانت اوام الزوجین فان وقع فی قلبه صدق المخبر فالا فضل ان یتنزه قبل العقد (خلاصته الفتاوی ج 2/11)

ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے لڑکی کے والد یا دوسرے رشتہ دار کا اس عورت کی خبر کو سہارا بنا کر اس قسم کو اٹھائے کہ میں۔

"اپنے یقین کے مطابق کہتے ہیں۔ تمہارے لڑکے نے ہماری لڑکی کی عزت خراب کی ہے، ورنہ میری بیوی کو تین طلاق ہے۔"

درست ہے۔ خاص کر جب عورت نے حلفیہ بیان دے کر ان کو تسلی کرائی ہو۔ اور ان کا قسم اٹھاتے وقت یقین سے مراد اس ایک عورت کے حلفیہ بیان پر حاصل شدہ یقین ہے۔ اس سے قسم اٹھانے والوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور نہ نکاح پر کوئی اثر پڑتا ہے۔

نابالغ بیٹی کے نکاح کی شرعی حیثیت!

لڑکی کے والد کی قسم اٹھانے کے بعد لڑکے کے والد نے جو قدم اٹھا کر اپنی نابالغ بیٹی کو قربانی کا بکرا بنا کر بطور جرمانہ نکاح میں دیا ہے۔ اگر یہ اقدام اپنے گھرانے اور خاندان (یعنی کفو) میں ہو۔ تو فقہ حنفی کی رو سے نکاح کے انعقاد میں کوئی شک نہیں۔ بالغ ہونے پر لڑکی کو رد کرنے کا حق حاصل نہیں۔ علاؤالدین الحصکفی فرماتے ہیں۔

(ولزم النکاح ولو بغبن فاحش) بنقص مهرها وزیادہ مهرہ (او) زوجها (بغیر کف ان کان الولی) المزوج بنفسه بغبن (ابا او جدا)

(هامش ردالمحتار ج 330/2) لیکن باپ کا یہ اقدام اگر کفو میں نہ ہو۔ جس شخص سے نابالغ لڑکی کا نکاح کرایا گیا ہے۔ یہ لڑکا ان کے خاندان کا نہ ہو۔ تو پھر بیٹے کے جرم چھپانے کے لئے لڑکی کے والد کا یہ اقدام قابل توجہ ہے۔

نابالغ بیٹے یا بیٹی پر والد یا دادا کو شریعت نے جو جبری حق ہے۔ یعنی باپ / دادا اگر نابالغ بیٹے یا بیٹی کا رشتہ متعین کرکے باقاعدہ نکاح کرائیں۔ اور بالغ ہونے پر شریعت نے ان کو فسخ کرنے کا حق نہیں دیا ہے۔ اس میں بنیادی طور پر بچوں کی خیر خواہی کا جذبہ پنہاں ہے۔ ممکن ہے۔ بچے یا بچی کی نابالغی میں کوئی ایسا رشتہ پیش ہو۔ جس میں مستقبل کی کامیابی نظر آتی ہو۔ شریعت نے والد / دادا کی شفقت و محبت اور جذبہ خیر خواہی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو یہ حق دے دی۔ ایسا نہ ہو۔ کہ بالغ ہونے کے انتظار میں موزون رشتہ ہاتھ سے نکل جائے۔ بچے بھی جوان ہو کر ممکن ہے۔ غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ کوئی ایسا فیصلہ نہ کریں۔ جس پر جذباتی رنگ غالب ہو۔ والد اور دادا شفقت پدری کے علاوہ اپنے تجربہ سے بھی فائدہ اٹھا کر بہتر سے بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے اولاد کو والد / دادا کا فیصلہ بلا چوں و چرا تسلیم کرنا ہوگا۔

علی بن ابی بکر المرغینانی فرماتے ہیں۔

لانهما کاملا الرائی وافر الشفقة فیلزم العقد بمباشرتهما کما اذا باشراه برضاهما بعد البلوغ

ہدایہ ج 286/2)

پدری اور رشتہ ابوت کی بے پناہ محبت سے قطعاً" یہ متوقع نہیں۔ کہ والد کہیں
جگر کو ذاتی مفاد کے لئے داؤ پر لگائے گا۔ جب کبھی والد ایسی درندگی کا مظاہرہ
ے۔ کہ اپنے مخصوص مفادات کی خاطر نابالغ بچی کی زندگی خطرہ سے دوچار کرے۔ یا
الد بچی کا فیصلہ ایسی حالت میں کرے۔ کہ سوچ و فکر سے یہ عاری ہو۔ یعنی نشہ کی
ن میں ہو۔ تو والد کے ایسے فیصلہ کو قطعاً" کوئی اعتبار نہیں۔ محمد بن فراموز
نمبر ملا خسرو (م 880ھ) فرماتے ہیں۔

لوا الخلاف فیها اذا كان الاب صاحيا ولوكان سكران
يصح اتفاقا" وكذا لو عرف منه سوء الاختيار لطمعه اوسفيه
يصح اتفاقا"

(درالحكام فی شرح غررالاحكام (ج 337/1)

د کے فیصلہ کو شک کی نگاہ سے دیکھنا بڑی جرات ہے۔ پھر اس کو ناقابل اعتبار قرار
بہت بڑا قدم ہے۔ اس لئے اس میں کسی بے بنیاد شبہات کا سہارا لینا دانشمندی
ں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کہیں غلط فہمی میں والد کے پر خلوص جذبات کو خود غرضی پر حمل
ے۔ اس لئے اس میں یہ ضروری ہے۔ کہ والد اس سے قبل لالچ، خود غرضی، مفاد
ی سے مشہور ہو۔ اس کے حواس پر ذاتی منافع کا بھوت سوار ہو کر ہر بات کا مطالعہ
غرضی اور مفاد پرستی کے حوالہ سے کرے۔ یا کم از کم اس سے قبل اس کو خود
ی کا ایک آدھ واقعہ موجود ہو۔ جو بطور دلیل پیش کیا جاسکے۔

ہ ابن عابد بن فرماتے ہیں۔

الحاصل ان المانع ہو كون الاب مشهورا بسوء الاختيار قبل
عقد فاذالم يكن مشهورا بذلک ثم زوج بنته من فاسق صح
ن تحقق انه سئی الاختيار واشتهر به عندالناس فلو زوج بنتا
ری من فاسق لايصح الثانی الانه كان مشهورا بسوء
ختيار قبله بخلاف العقدالاول لعدم وجودالمانع قبله

(ردالمحتار علی الدرالمختار ج 330/2)

حکیم الامت حضرت تھانوی ایسے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نابالغ لڑکی اور لڑکے کا سب سے مقدم ولی باپ ہے۔ اگر باپ نابالغ کا نکاح کر دے۔ تو وہ نکاح لازم ہو جاتا ہے۔ یعنی بلوغ کے بعد بھی لڑکے اور لڑکی کو اس کے فسخ کرانے کا اختیار نہی رہتا۔ خواہ کفو میں نکاح کیا ہو یا غیر کفو میں۔ اور مہر مثل مقرر ہوا ہو۔ یا مہر میں غبن فاحش کیا ہو۔ (غبن فاحش لڑکی کے بارے میں یہ ہے۔ کہ اس کے حق مہر سے اتنی کمی کر دی ہو۔ جتنی کمی عموماً" گوارا نہیں ہوسکتی اور لڑکے کے بارہ میں یہ ہے کہ اس کا نکاح جس لڑکی سے ہوا ہے۔ اس لڑکی کے مہر مثل سے اتنا زیادہ مقرر کیا کہ اس زیادتی کو عموماً" گوارا نہیں ہوسکتی اور لڑکے کے بارہ میں یہ ہے کہ اس کا نکاح جس لڑکی سے ہوا ہے۔ اس لڑکی کے مہر مثل سے اتنا زیادہ مقرر کیا کہ اس زیادتی کو عموماً" ناگوار (سمجھا جاتا ہو) مگر غیر کفو کے ساتھ اور غبن فاحش پر نکاح کے صحیح ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

اول یہ کہ وہ شخص نکاح کرنے کے وقت ہوش و حواس سالم رکھتا ہو۔ پس اگر نشہ کی حالت میں ایسا کیا۔ تو نکاح بالکل ہی باطل ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ معروف بسوء الاختیار نہ ہو۔ یعنی اس کے قبل کوئی واقعہ ایسا نہ ہو۔ جسکی بنا پر عموماً" خیال ہو جائے کہ یہ شخص معاملات میں لالچ وغیرہ کی وجہ سے مصلحت اور انجام بینی کو مدنظر نہیں رکھتا۔ پس اگر کوئی شخص لالچ یا ناعاقبت اندیشی کے سبب بدتربیری میں مشہور و معروف ہو۔ وہ اگر نابالغ بیٹے یا بیٹی کا نکاح غیر کفو سے کر دے یا مہرمیں غبن فاحش کرے تو وہ نکاح بھی بالکل باطل ہے۔

اور جو شخص متہتک یعنی بے باک اور بے غیرت ہو کہ وہ بھی سئی الاختیار کے حکم میں ہے۔ اس کو خوب یاد رکھیں اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ اور ان دونوں شرطوں کا حاصل یہ ہے۔ کہ جب اس نے نکاح کیا ہے۔ اس وقت اس کی ظاہری حالت سے کم از کم خیر خواہی کی توقع ہوسکتی ہو۔

(حیلہ ناجزہ / 92)

ے پیش نظر اگر مذکورہ نابالغ لڑکی کا رشتہ باپ نے غیر کفو میں کرایا ہو۔ تو
کہ والد نے اس کے رشتہ میں بچی کی خیر خواہی منظور نظر نہیں رکھی۔ بلکہ
ے اس کو جس دشمنی اور عداوت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے بچنے کے لئے
نے یہ قدم اٹھایا ہے۔
خود غرضی اور مفاد پرستی کی بڑی دلیل ہے۔ اس لئے پھر لڑکی کے نکاح کے انعقاد
کرنا مشکل ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ لڑکی بالغ ہو کر خود تکلیف کی زندگی
کرے۔ لیکن والد اور بھائی کو دشمنی کی چکی میں پینے سے محفوظ رکھے۔

واللہ اعلم بالصواب

خرافات ہوں یا نہ ہوں۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے براہین قاطعہ میں انوار
کے مولف کو جواب دیگر عرس کو ناجائز قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ حدیث
تتخذوا قبری عیدا" مانع عرس ہے آگے لکھتے ہیں عرس کو صحیحین نے بالکل
کر دیا۔ تھوڑا آگے لکھتے ہیں۔ پس اصلیت عرس کی ہرگز ثابت نہیں۔

ما ثبت بالسنۃ عن اعمال السنۃ۔ شیخ عبدالحق محدث
دہلوی صفحہ 65۔ 2 ایضاً"

تفسیر مظہری ج 2 ص 65۔ 4 فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 429، 430
براہین قاطعہ۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری صفحہ 86

Scanned with CamScanner

ادبیات

بنی آدم کے نام چاند کا پیغام

مولانا عمر حیات

جس روز آپ ایک جیتے جاگتے انسان کی شکل میں نمودار ہوئے تو اسی دن میری پیدائش بھی ایک چمکتے دمکتے چاند کی صورت میں ہوئی۔ پھر آپ کو تو اس لیل و نہار اور باغ و بہار والی دنیا کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جبکہ مجھے ایک بے آب و گیاہ والی خلاء میں معلق کر دیا گیا۔ جیسے آپ کے گرد درخشاں ستاروں (انسانوں) کی کہکشاں ہے ایسی ہی میرے اردگرد چاروں طرف اوپر نیچے بڑے بڑے سیارے اور بے شمار جگمگاتے اور ٹمٹماتے ستارے ہیں۔

صدیوں سے آپ مجھے دیکھ رہے ہیں اور میں آپ کو جھانک رہا ہوں۔ میں تمہاری حیرت انگیز ایجادات اور جدت آمیز اختراعات کی ستائش کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تمہارے بعض کارنامے تو معجزے ہیں اور بعض جادو سے بھی بڑھ کر ہیں۔

یہ بات بھی انتہائی حیران کن ہے کہ تم آپس میں دو حصوں میں بٹے ہوئے ہو۔ تم میں ایک ٹولہ بامراد لوگوں کا ہے جبکہ دوسرا طائفہ نامراد انسانوں کا ہے۔ تم میں نیکوکاروں کا کارواں تو بہت ہی چھوٹا ہے جبکہ بدکرداروں کا قافلہ بہت بڑا ہے۔ جن میں کافر فاسق، فاجر اور منافق بکثرت ملتے ہیں۔

کہ جنہوں نے لوگوں میں فتنہ و فساد اور افتراق و انتشار کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔ جن کی فحاشیوں (زنا، لواطت) کے جراثیم صحت مند افراد کو نگل رہے ہیں۔

اے نفس کے پجاریو:۔ تمہارے شہوانی خواہشات کی آگ کب ٹھنڈی ہوگی؟

اے ظالمو! کب تک تمہاری درندگی اور جارحیت کے ظالم پنجے مظلوموں کا خون چوستے رہیں گے؟

اے فتنہ پردازو! کب تک تمہاری رشوتیں، سفارشیں اور نفرتیں انڈے بچے دیتی رہیں گی؟

حیران ہوں کہ تم اس قدر ڈھیٹ کیوں ہو۔ کہ اب تک تمہیں طوفانی تھپڑ بھی صحیح
ت پر نہ لگا سکے۔
سمانی آفتوں اور زمینی آزمائشوں سے بھی تم نے کچھ عبرت نہ حاصل کی۔ قوموں کے
عروج و زوال کی داستانوں نے بھی تمہیں نہ پلٹا۔ مجھے تمہاری کارستانیوں سے اس قدر
شرم آتی ہے کہ میں اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر تم سے (دن) کے وقت غائب ہو جاتا
ہوں۔ میرا دل تمہاری ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر ہر روز ڈوبتا (غروب) چلا جاتا ہے۔
میرے کچھ پیغامات ہیں انہیں سنو اور عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور جب میں تمہیں
ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو آسمان کے افق سے نکالتا ہوا نظر آؤں تو اس وقت تم ہاتھ اٹھا
کر اللہ سے اپنی سلامتی کے لئے دعا مانگ لیا کرو۔

پیغامات

۱۔ تاریکی کو اجالے سے بدل دو :۔ جیسے میں سورج سے روشن حاصل کرتا ہوا
اپنی کرنیں زمین پر بکھیر دیتا ہوں اسی طرح تم بھی اہل نور (علم) سے علم کی روشنی
حاصل کر کے مینارہ روشنی بن جاؤ۔ اور پھر اپنی شعاعوں سے (کفرو شرک) کی تاریکی کو
اجالے (ایمان) سے بدل دو۔

۲۔ عظیم بن جاؤ :۔ خلا باز میری حقیقت و خاصیات کی تحقیق و تفتیش کی غرض سے
میرے پاس میری ملاقات کو آتے رہتے ہیں۔ وہ ساتھ ساتھ میری عظمت کا ڈنکا بھی
بجاتے رہتے ہیں۔ آپ بھی میری طرح اس قدر بلند اور عظیم بن جائیں کہ منزلیں اور
عظمتیں تمہارا خود پیچھا کریں۔ اور پھر وہ چہار دانگ عالم میں تمہاری رفعت کا نقارہ بھی
بجاتی رہیں۔

3۔ مسافر بن جاؤ :۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں رات کبھی تو ایک جگہ بسر کرتا ہوں
تو دن آنے پر دوسری جگہ چلا جاتا ہوں۔ آپ بھی میری طرح راہی بن جائیں کہ جب
آپ اس دنیا سے کوچ کر رہے ہوں تو آپ کو مال و متاع اور ساز و سامان چھوڑنے کا
غم نہ ہو۔

۴۔ رب کا شکر ادا کرو :۔ میں زمین کے گرد گھوم کر زبان حال سے اپنے رب کا
شکریہ بجالاتا ہوں۔ اسی طرح میری بہن (زمین) بھی رکوع سجود کی حالت میں سورج

کے گرد چکر لگا کر اپنے خالق کی تسبیح پڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہماری اس عبادت و ریاضت میں تمہارے لئے بے شمار فوائد ہیں مثلاً" ہم آپ لوگوں کو کبھی تو موسم گرما کا تحفہ دیتے ہیں اور کبھی موسم سرما کا عطیہ دیتے ہیں۔ کبھی تو تم کو موسم خزاں سے نوازتے ہیں اور کبھی تمہیں موسم بہار سے بہلاتے ہیں۔ پس ان تمام نعمتوں کا احسان مانو اور اپنے منعم حقیقی کی ان نعمتوں پر سجدہ شکر ادا کرو تا کہ وہ تم پر مزید اپنی رحمتوں کے دروازے کھولتا چلا جائے۔

5۔ **خوبصورت کون چاند یا انسان :۔** تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں۔ لیکن تمہارا یہ گمان درست نہیں کیونکہ تمہارے پالن ہار نے تمہیں اپنے دونوں ہاتھوں سے بنا تا ہے۔ جبکہ مجھے صرف کلمہ کن کہہ کر بنا دیا۔ (لما خلقت بیدی) تمہارے جمال و کمال کے سامنے میرا حسن کہاں ......؟ میرے چہرے پر تو کتنے ہی گھڑے داغ ہیں جو شاید میری دوری کی وجہ سے تمہیں نظر نہیں آتے لیکن یاد رکھو! کہ انسان وہی خوبصورت ہے جو کہ پاک طینت' نیک سیرت اور بے داغ ہو۔

متحرک زندگی اختیار کرو :۔ میری زندگی ایک متحرک زندگی ہے اور میری کامیابی (بلندی) کا راز بھی اسی میں ہے کہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی کہیں نہ ٹھہروں وگرنہ میں کسی بہت بڑے سیارے سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاؤں گا۔ میں اپنے وجود کی بقاء کے لئے اپنی رفتار میں کوتاہی نہیں آنے دیتا۔

اے لوگو! تمہاری کامیابیوں اور کامرانیوں کا راز بھی میری طرح بامقصد اور متحرک زندگی گزارنے میں ہے۔

اگر تم نے وقت کی قدر نہ کی' لاپرواہی اور کاہلی سے کام لیا تو پھر یاد رکھو تمہارا وجود خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ تم ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے۔

پس متحرک و بامقصد زندگی ہی تمہارے وجود کے تحفظ اور روشن مستقبل کی ضمانت

Scanned with CamScanner

بزم رفتگان
مولانا حسین احمد
مولانا فدا محمد فاروقی

مولانا عبدالبر کی شہادت اور مولانا محمد اسلم جودت کی رحلت

مولانا محمد اسلم "جودت" شریک درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک 18 جولائی 1995ء بروز منگل اٹک قلعہ کے قریب دریائے سندھ کی تند و تیز اور خونیں لہروں کا شکار ہوئے۔ اناللہ و اناالیہ راجعون۔

موصوف کا تعلق دراصل افغانستان کے صوبے "خوست" سے تھا۔ لیکن ہجرت سے قبل 1970ء میں آپکے والد پاکستان آکر راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ آپ نے دو سال راولپنڈی کے تبلیغی مرکز مسجد زکریا میں پڑھا۔ چھ سال تک مدرسہ عربیہ رائے ونڈ میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ دورہ حدیث خیرالمدارس ملتان سے کرکے فارغ ہوئے۔ فراغت کے بعد تکمیل کی کتابیں بہاولپور میں پڑھیں۔ امسال دارالعلوم حقانیہ کے درجہ تخصص فی الفقہ میں داخلہ لیا۔ لیکن قسمت نے وفاء نہ کی۔ سیرو تفریح کے لئے ساتھیوں کے ہمراہ اٹک کے قریب دریائے سندھ تشریف لے گئے تھے۔ کنارے ہی سے پھسل کر راہ آخرت کے عازم ہوئے۔

تلاش بسیار کے بعد پچاس گھنٹے بعد اللہ کے فضل سے آپکی لاش ملی۔ دریا کے کنارے ہی مولانا سمیع الحق صاحب کی اقتداء میں دارالعلوم کے اساتذہ کرام، طلباء اور عام مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ بعد ازاں راولپنڈی میں سپرد خاک کئے گئے۔

آپکی فرقت آپکے والدین، اقرباء، اساتذہ کرام اور بالخصوص آپکے مشفق استاد مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب اور درجہ تخصص کے طلباء کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔ آمین

---

12 اگست کی شام کو الحمراء سوسائٹی کراچی کی جامع مسجد الحمراء کے خطیب اور جماعۃ

بقیہ بر ص ۳۸

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ میں یوم سرپرستان کی تقریب

تعلیمی سرگرمیاں
مولانا حسین احمد

جامعہ عثمانیہ ہر سال یوم سرپرستاں کی تقریب منعقد کرتا ہے۔ تاکہ طلباء کے سرپرست سال میں کم از کم ایک مرتبہ جامعہ میں آکر یہاں کا ماحول دیکھیں۔ جامعہ کے تعلیمی نظام اور نظم و نسق سے آگاہی حاصل کریں۔ اور دیکھیں کہ انکے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جامعہ کیا کچھ کرتا ہے۔ اور سرپرست حضرات کی اس سلسلے میں کیا کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

حسب سابق امسال بھی 26 اگست کو یوم سرپرستان کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی دعوت پر صوبہ کے دور، دراز علاقوں۔ کرک، بنوں، پاڑہ چنار، کوہاٹ دیر، باجوڑ، سوات، ہزارہ، مردان، صوابی، مہمند ایجنسی، خیبر ایجنسی، سے طلباء کے سرپرست حضرات اور شہر سے جامعہ کے معاونین نے تقریب میں بھرپور شرکت کی۔

تقریب میں دارلعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب اور جامعہ امداد العلوم پشاور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب مہمانان خصوصی تھے ان کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ کے بزرگ اساتذہ کرام مولانا مغفور اللہ صاحب (استاذ حدیث) مولانا عبدالحلیم صاحب (شیخ التفسیر) مولانا فضل الٰہی صاحب (استاذ حدیث) شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمان مولانا مفتی حفیظ الرحمان (اوگی) مولانا عبد الباقی صاحب دارالعلوم رحمانیہ کے مولانا محمد شعیب صاحب اور دیگر علماء کرام نے تقریب میں شرکت کی جبکہ ڈاکٹر میاں سعد اللہ جان صاحب نے تقریب کی صدارت کی۔ مولانا الطاف الرحمٰن بنوی استاد حدیث جامعہ امداد العلوم بھی تقریب میں شریک رہے۔

تقریب کا آغاز صبح نو بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جامعہ کے طلباء نے مختلف موضوعات پر عربی اردو انگریزی پشتو میں تقاریر کیں اور شرکاء تقریب سے داد حاصل کی جامعہ کی شاخ صوت القرآن آدم زئی کے کمسن طالب علموں نے عربی اور اردو میں

مسائل نماز پر پشتو میں مکالمے پیش کیے۔

کے علاوہ ... کی تقاریر کے بعد راقم الحروف نے جامعہ کے تعلیمی اور تربیتی نظام سے تفصیل کے ساتھ حاضرین کو آگاہ کیا۔ جامعہ کے مہتمم اور مدیر العصر مولانا مفتی غلام الرحمان ... نے حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مولانا محمد حسن جان صاحب اور دیگر علماء ... کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس تقریب کے مقاصد پر روشنی ... ڈالی۔

... شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان صاحب کو مائیک پر تشریف لانے کی دعوت دی ... انہوں نے علوم دینیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہی علوم انسان کو ... عمل سکھاتے ہیں دیگر مخلوقات سے انسان کو امتیاز دیتے ہیں اور صراط مستقیم کی ... رہنمائی کرتے ہیں جبکہ دوسرے علوم مثلاً" طب ڈاکٹری انجنیئرنگ وغیرہ کے ... کا مقصد معاشی زندگی کو بہتر بنانا ہے مدارس اسلامیہ پر دہشت گردی کے الزام کی ... کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کسی مدرسے میں طلباء کے پاس کلاشنکوفیں اور ... آتشیں اسلحہ نہیں ہوتا نہ ہی مدارس کے طلباء کے آپس میں مسلح تصادم ہوتے ... اس کے برعکس کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آئے دن طلباء کے مختلف گروپ ... آتشیں اسلحہ کی نمائش اور ایک دوسرے کے خلاف اس کا آزادانہ استعمال کرتے ہیں۔ ... ان کا روکنا اب حکومت کے بس میں نہیں۔ مدارس اسلامیہ ہی کی برکت سے ... معاشرے میں شرافت اور امن کو فروغ ملتا ہے۔ مگر حکومت دین دشمنی کا ثبوت دیتے ... ہوئے مدارس کو دہشت گرد قرار دے رہی ہے۔ اپنی تقریر کے بعد حضرت شیخ نے ... اپنے دست مبارک سے جامعہ کے امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے طلباء ... میں انعامات تقسیم کیے۔

... آخر میں حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد فرید صاحب نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور ... حضرت ہی کی جامع اور رقت انگیز دعا پر ایک بجکر پندرہ منٹ پر اس باوقار اور مبارک ... تقریب کا اختتام ہوا۔

... ظہر کی نماز کے بعد طلباء کے سرپرست حضرات کے ساتھ حضرت مہتمم صاحب کی

درجہ اولی

حافظ محمد قاسم۔ اول

حافظ خیرالانام۔ دوم

حافظ فضل علیم۔ سوم

درجہ اعدادیہ

حافظ شکیل احمد۔ اول

حافظ سمیع الدین۔ دوم

حافظ شعیب الرحمٰن۔ سوم

درجہ متوسط

حافظ خیرالرحمٰن۔ اول

حافظ حزب الرحمٰن۔ دوم

حافظ احسان الرحمٰن۔ سوم

دوجہ حفظ

آصف خان۔ اول

عبیدالرحمٰن۔ دوم

شفیع الرحمٰن۔ محمد علی۔ سوم

وفاق کے ناظم اعلی اور ناظم امتحانات کی تشریف آوری

مولانا حسین احمد

22 اگست کو مغرب کی نماز کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحب، ناظم امتحانات مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب، مولانا امداد اللہ صاحب اور قاری فیاض الرحمٰن علوی صاحب جامعہ عثمانیہ تشریف لائے۔ اسوقت طلباء مسجد میں تکرار و مطالعہ میں مصروف تھے۔

جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی عبدالولی صاحب نے مالیاتی نظام اور راقم الحروف نے جامعہ کے تعلیمی و تربیتی نظام اور نظم و نسق کے متعلق اختصار کے ساتھ مہمانان گرامی کو آگاہ کیا۔

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحب اور مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب نے بعض درسگاہوں اور ماہنامہ "العصر" کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔ ان حضرات نے طلباء کی کاپیاں بھی چیک کیں۔ اور مسرت و اطمینان کا اظہار فرمایا۔ مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحب نے جامعہ کے بارے میں جن تاثرات کا اظہار فرمایا

Scanned with CamScanner